روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۳۹/۷۴ | ہفتہ ۹ محرم الحرام ۱۴۱۰ھ ، ۱۲ ظہور ۱۳۶۸ہش ، ۱۲ اگست ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۸۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

" ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اس پُر آشوب زمانہ میں جبکہ ہر طرف ضلالت غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے تقویٰ اختیار کریں۔ دنیا کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی عظمت نہیں ہے۔ حقوق اور وصایا کی پروا نہیں ہے۔ دنیا اور اس کے کاموں میں حد سے زیادہ انہماک ہے۔ ذرا سا نقصان دنیا کا ہوتا دیکھ کر دین کے حصّہ کو ترک کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ضائع کر دیتے ہیں۔ جیسے کہ یہ سب باتیں مقدمہ بازیوں اور شرکاء کے ساتھ تقسیم حصّہ میں دیکھی جاتی ہیں۔ لالچ کی نیت سے ایک دوسرے سے پیش آتے ہیں۔ نفسانی جذبات کے مقابلہ میں بہت کمزور واقع ہوئے ہیں۔ اس وقت تک کہ خدا نے ان کو کمزور کر رکھا ہے گناہ کی جرأت نہیں کرتے مگر جب ذرا کمزوری رفع ہوئی اور گناہ کا موقع ملا تو جھٹ اس کے مرتکب ہوتے ہیں۔ آج اس زمانہ میں ہر ایک جگہ تلاش کر لو۔ تو یہی پتہ ملے گا کہ گویا سچا تقویٰ اُٹھ گیا ہوا ہے اور سچا ایمان بالکل نہیں ہے۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کو منظور ہے کہ ان کے سچے تقویٰ اور ایمان کا تخم ہرگز ضائع نہ کرے۔ جب دیکھتا ہے کہ اب فصل بالکل تباہ ہونے پر آتی ہے تو اور فصل پیدا کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صد ۳۹۵)

" اگرچہ آجکل کسی قدر امن ہے مگر میں ڈرتا ہوں کہ وہ وقت خطرناک زور کا قریب ہے اس لئے ہماری جماعت کو ڈرنا چاہیئے۔ اگر کسی میں تقویٰ ہو جیسا کہ خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ تو وہ بچایا جائے گا۔ اس سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے تقویٰ ہی کے لئے قائم کیا ہے کیونکہ تقویٰ کا میدان بالکل خالی ہے۔ پس جو متقی بنیں گے ان کو معجزہ کے طور پر بچایا جائے گا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صد ۳۶۲)

" یاد رکھو کہ عقل رُوح کی صفائی سے پیدا ہوتی ہے۔ جس قدر انسان رُوح کی صفائی کرتا ہے اسی قدر عقل میں تیزی پیدا ہوتی ہے اور فرشتہ سامنے کھڑا ہو کر اس کی مدد کرتا ہے۔ مگر فاسقانہ زندگی والے کے دماغ میں روشنی نہیں آسکتی۔

تقویٰ اختیار کرو کہ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔ صادق کے ساتھ رہو کہ تقویٰ کی حقیقت تم پر کھلے اور تمہیں توفیق ملے۔ یہی ہمارا منشاء ہے اور اسی کو ہم دنیا میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صد ۴۴۸)

احمدیہ اخبار

احمدیت کی نئی صدی کے آغاز پر جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کا جلسہ سالانہ ۱۱ر اگست سے اسلام آباد (لندن) میں شروع ہے اور ۱۳ر تاریخ تک جاری رہے گا۔ اکنافِ عالم سے ہزاروں فرزندانِ احمدیت اپنے محبوب آقا کی زیارت اور حضور کے رُوح پرور خطبات سے مستفیض ہونے اور اس تاریخی جلسہ کی برکات کے حصول کے لئے پہلے ہی لندن پہنچ چکے ہیں اور بہت سے ابھی محوِ سفر ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔

• — خاکسار کے والد صاحب گردے کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ باوجود علاج کے افاقہ نہیں ہو رہا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتا ہوں۔

سعید احمد رند
بیٹ دریائی ضلع مظفر گڑھ

• — حاجی مرزا نصیر احمد صاحب آف ڈسکہ کی اہلیہ محترمہ پھیپھڑوں میں پانی بھر جانے کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ نیز ان کے بھائی مرزا نذیر احمد صاحب اور مرزا شریف احمد صاحب کی صحت بھی خراب ہے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب مریضوں کو شفاء عطا فرمائے۔

ضروری اعلان

لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کی تاریخ مرتب کی جا رہی ہے۔ موصول شدہ معلومات کے مطابق کراچی میں لجنہ اماء اللہ کا قیام ۱۹۳۸ء میں عمل میں آیا تھا۔ اس طرح کراچی لجنہ اپنے پچاس سال مکمل کر چکی ہے۔ ابتدائی کارکنات اور لجنہ کی کارگزاریوں کے متعلق مواد کی تلاش جاری ہے۔ قارئین سے استدعا ہے کہ اپنی معلومات درج ذیل پتے پر اوّلین فرصت میں ارسال کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی

اعلان تعطیل

بروز اتوار مورخہ ۱۳ر اگست اور بروز سوموار مورخہ ۱۴ر اگست ۱۹۸۹ء ادارہ الفضل کے دفاتر بند رہیں گے لہٰذا ۱۳، ۱۴ر اگست ۱۹۸۹ء کو اخبار شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

مینجر الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۲ ظہور ۱۳۶۸ ہش ۱۲ اگست ۱۹۸۹ء

جھگڑے کی ایک بنیاد

یوں تو ہم میں سے کوئی بھی نہیں چاہتا کہ جھگڑا ہو۔ ہم سب امن سے اور سکون سے رہنا چاہتے ہیں۔ اور حقیقت میں امن اور سکون ہی کی فضا میں ہم اپنا اپنا کام اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ لیکن جھگڑا ہو ہی جاتا ہے۔ اور بعض اوقات لستی کی طرح بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ دونوں طرف کا سکون برباد۔ کام کی رفتار بھی کم اور معیار بھی کم۔ اگر اس بات پر غور کیا جائے تو ہمارے سامنے یہ بات آئے گی کہ جھگڑے کا کوئی فارمولا نہیں ہے۔ کسی وقت۔ کسی بات پر کسی ہی طرح جھگڑا شروع ہوسکتا ہے۔ اور یہ گھر کی چاردیواری میں بھی ہوتا ہے۔ محلے میں بھی ہوتا ہے اور سکول اور دفتر میں بھی ہوتا ہے۔

ہم نے کہا ہے کہ اس کا فارمولا کوئی نہیں۔ لیکن ایک بات ہر جھگڑے کے متعلق کہی جاسکتی ہے اور وہ ہے اونچی آواز۔ اونچی آواز۔ جھگڑا پیدا بھی کرتی ہے اور اس کو طول بھی دیتی ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ کہیں لوگ اونچی آواز سے باتیں کر رہے ہوں تو سب سے پہلا خیال یہ آتا ہے کہ جھگڑا ہوگیا ہوگا۔ آواز مدھم پڑجائے تو دل کو تسلی ہونے لگتی ہے کہ جھگڑا ختم ہو گیا ہے یا ختم ہونے کی صورت پیدا ہو رہی ہے۔

اس ساری بات سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اگر ہم اپنی آواز کو دھیما رکھیں تو یا تو جھگڑا ہوگا ہی نہیں یا جلد ختم ہو جائے گا۔ غصے کی بات بھی دھیمی آواز میں کہی جائے تو آسانی سے برداشت کرلی جاتی ہے اور غصے کے بغیر بھی زور سے بولا جائے تو دوسری طرف سے جواب ملتا ہے آرام سے بات کرو۔ یونہی کیوں چلا رہے ہو۔ گویا اختلافی بات کو بھی آرام سے اور دھیمی آواز میں کہا جائے تو سکون قائم رہتا ہے۔

پس اگر ہم دھیمی آواز میں بات کرنا اپنا شعار بنالیں تو ہماری زندگی بھی سکون سے گذرے گی اور دوسروں کو بھی کوفت نہ ہوگی۔ ہر شخص اپنی اپنی جگہ پر آرام سے کام کر سکے گا۔ اور یہ بہت بڑی بات ہے۔

میں آپ سے مدد تو نہیں مانگتا جناب
بس اپنے نام ظلم کا کرلیجے انتساب
جو مجھ پہ ہاتھ اٹھاتے ہیں ان کو نوید ہو
دو چار دن میں ہونے کو ہے حشر و احتساب

ابوالاقبال

دیکھتے جاؤ

دیکھتے جاؤ ابھی آہ و فغاں ہونے تو دو
جو گزرتی ہے دلِ وجاں پہ بیاں ہونے تو دو

نالہ ہائے غم ذرا اٹھنے تو دو سوئے فلک
خونِ دل اشکوں کی صورت میں رواں ہونے تو دو

ذکر کر لینے تو دو اُن سے دلِ پُرسوز کا
سامنے اُن کے بیاں یہ داستاں ہونے تو دو

کس طرح تقدیر کا چکّر چلے گا دیکھنا
ہاتھ مظلوموں کے سُوئے آسماں ہونے تو دو

آئے گی افلاک سے زخموں کی مرہم آئے گی
راہِ حق میں جسم وجاں کو خُونچکاں ہونے تو دو

دیکھنا پھر کس طرح آغوش میں لیتا ہے حُسن
پہلے اپنے عشق کا تم امتحاں ہونے تو دو

گردشِ کون ومکاں ہے جس خدا کے ہاتھ میں
اُس خدائے دو جہاں کو مہرباں ہونے تو دو

ظُلمتیں کافُور ہو جائیں گی اشرف دیکھنا
تم ذرا اُس یار کا چہرہ عیاں ہونے تو دو

محمد شفیع اشرف

جب تم میں سے کوئی نماز کی جماعت کا امام ہو تو اسے تھوڑا پڑھنا چاہیئے۔ کیونکہ جماعت میں ضعیف۔ بیمار اور کام کاج والے بھی ہوں گے اور جب اکیلے پڑھو۔ تو بے شک جتنا جی چاہے پڑھو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ جشنِ تشکّر سویڈن

تعارفی تقریب

از: بشریٰ احمد ـ سیکرٹری صد سالہ جشنِ تشکّر سویڈن

مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۸۹ء "صد سالہ جشن تشکر کمیٹی" کے زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ گوٹن برگ کی تعارفی تقریب و پریس کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس تعارفی تقریب و پریس کانفرنس کے انعقاد کے مندرجہ ذیل مقاصد تھے۔

(۱) صد سالہ جشنِ تشکر کے موقع پر جہاں سویڈن کو جماعتِ احمدیہ سے وسیع پیمانہ پر متعارف کروایا جا رہا ہے۔ وہاں سویڈن کی خواتین کو وہاں کی لجنہ اماء اللہ سے متعارف کروایا جائے۔ نیز اس تنظیم کے قائم کرنے کی غرض ماضی کے کارناموں اور مستقبل کے پروگرام سے روشناس کروائی جائے۔

(۲) لجنہ اماء اللہ دنیا کی دیگر تنظیموں سے کن باتوں کی وجہ سے اپنا ایک الگ مقام رکھتی ہے یعنی اسے اپنے حقوق کے لئے لڑنے کی ضرورت نہیں بلکہ یہ خواتین کی بھلائی و تعلیم و تربیت پر زور دیتی ہے تاکہ وہ اپنی اولادوں کو نہ صرف جماعت احمدیہ کیلئے بلکہ معاشرے کیلئے بھی مفید افراد بنا سکے۔

(۳) یورپ و امریکہ کے ممالک میں نہ صرف پردہ کے متعلق احمدی خواتین پر بلکہ دینِ حق پر جو جو اعتراضات کئے جاتے ہیں اور جو غلط فہمیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ انہیں باوقار طریقہ سے دور کیا جائے۔

(۴) دینِ حق میں عورت کے مقام کو واضح کیا جائے۔

اس تقریب کے انعقاد سے قبل صد سالہ جشنِ تشکر کمیٹی نے لجنہ اماء اللہ کا مختصر تعارف چھپوایا جس میں دین حق سے قبل کل عالم نسواں کی حالت زار اس کے بعد کی حالت اور پھر دینِ حق کو فراموش کرنے کے نتیجہ میں دین حق پر ایمان لانے والی عورت کے پستی میں گر جانے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی آمد پر نہ صرف دینِ حق کو بلکہ عورت کو بھی نئی زندگی کا ملنا۔ لجنہ اماء اللہ کے قیام کی غرض۔ عورتوں کو علم کی ضرورت سے آگاہ کرنا۔ مدارس، یونیورسٹیاں اور سائنس بلاک کا قائم کرنا دین کے لئے مالی قربانیاں دینا اور اسی طرح مستقبل کے جو پروگرام ہیں ان کے بارہ میں بتایا گیا۔

جشن تشکر کے موقع پر گوٹن برگ میں موجود عورتوں کی جن ۱۸ تنظیموں کو مدعو کیا گیا انہیں دعوت نامہ کے ساتھ مذکورہ تعارف کی کاپیاں بھی بھجوائی گئیں۔ عورتوں کی تنظیموں کے علاوہ ان محکموں کو بھی دعوت نامہ کے کارڈ بھجوائے گئے جہاں خواتین کا عملہ موجود ہے مثلاً پولیس۔ خانزانی مسائل حل کرنے کا محکمہ۔ سماجی بہبود کا محکمہ۔ سویڈش چرچ۔ عورتوں کی امن کی بین الاقوامی تنظیم۔ عورتوں کے سیاسی کلب (سوشل ڈیموکریٹک) وغیرہ۔

اس تقریب کی مہمان خصوصی MARTA JOHANSON تھیں۔ جو گوٹن برگ کے ایک علاقہ PARTILLE کے سکولوں کی پرنسپل ٹاؤن ہال انتظامیہ کی کارکن اور سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کی قومی سطح پر انتہائی سرگرم کارکن ہیں۔ اس تقریب میں شرکت کی خاطر کثرت کے ساتھ پڑھے جانے والے اخبار ARBETET کی ایک خاتون رپورٹر بھی آئی ہوئی تھی۔

پروگرام:

اس تقریب کا آغاز ۱۲ مئی ۱۹۸۹ء بروز جمعہ شام ۴ بجے ہوا۔ اس تقریب کی صدارت محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ نیشنل پریذیڈنٹ نے کی سب سے پہلے خاکسارہ (بشریٰ احمد سیکرٹری صد سالہ جشن تشکر) نے آنے والی مہمان خواتین کو خوش آمدید کہا اور مہمانِ خصوصی کا تعارف کروایا۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ راشدہ بیگ صاحبہ نے کی اور ترجمہ بھی موصوفہ نے ہی پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد سویڈش تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

پہلی تقریر ہماری نہایت ہی مخلص نو احمدی بہن محترمہ سعیدہ طارق صاحبہ نے کی۔ دوسری تقریر خاکسارہ (بشریٰ احمد) کی تھی۔ تیسری تقریر محترمہ قانتہ صاحبہ کی تھی جو محترمہ طاہرہ منان صاحبہ نے پڑھ کر سنائی۔ اور چوتھی تقریر ہماری یوگوسلاوین احمدی بہن نے کی۔ اس کے بعد محترمہ سعیدہ طارق صاحبہ نے سویڈش مہمان خواتین کو اپنے قبولِ احمدیت کی وجوہات بتائیں۔ جبکہ منظوم کلام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پڑھ کر سنانے کی سعادت محترمہ راشدہ بیگ صاحبہ نے پائی۔

تقاریر کے اختتام پر مہمانِ خصوصی محترمہ MARTA JOHANSON نے خطاب کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا،

"میں اسوقت احمدی خواتین میں جو کہ بہت سمجھدار اور خوش اخلاق ہیں، بیٹھ کر اور اس پروگرام میں شامل ہو کر بہت خوشی محسوس کر رہی ہوں۔ میں اس قدر مذہبی تو نہیں ہوں تاہم کبھی کبھار گرجا جاتی ہوں اور زیادہ تر اپنے سیاسی کاموں میں مصروف رہتی ہوں۔ آج میں پہلی بار مذہبی طور پر اس قدر منظم ہو کر مفید کام سرانجام دیتے ہوئے خواتین کی اس تنظیم کو دیکھ کر بہت حیران ہوئی ہوں اور مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے ۔۔۔ تدریس کے شعبے سے منسلک ہونے کے باعث مختلف ممالک کے بچوں اور ان کے والدین سے پالا پڑتا رہتا ہے۔ کلچر کے تضاد کے باعث ہم لوگوں کی غیر ملکی بچوں اور ان کے والدین سے دوری رہتی ہے۔ غیر ملکیوں کو چاہیئے کہ وہ سویڈش زبان سیکھیں تاکہ ہم لوگ زیادہ سے زیادہ مسائل کو سمجھ سکیں اور دوریاں مٹا سکیں ۔۔۔ آخر میں میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آج اس تقریب میں شامل ہو کر مجھے دینِ حق کے متعلق نہایت مفید معلومات ملی ہیں اور بے شمار ایسی باتیں معلوم ہوئیں جو پہلے معلوم نہ تھیں۔"

پروگرام کے مطابق آخر میں مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں محترمہ سعیدہ طارق صاحبہ خاکسارہ (بشریٰ احمد) اور محترم کمال یوسف صاحب نے سوالات کے کافی و شافی جوابات دیئے۔ جو سوالات زیادہ دلچسپی و معلومات کا باعث بنے ان میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

(۱) بیوت الذکر میں خواتین اور مرد علیحدہ علیحدہ عبادت کیوں کرتے ہیں؟

۲۔ عورت کے لئے پردہ کیوں لازمی ہے؟

۳۔ مرد، بیوی کے کوئی پیشہ اختیار کرنے یا تعلیم حاصل کرنے کی صورت میں گھرداری کے لئے کس قدر تعاون کرتا ہے؟

۴۔ بیوہ عورت کی دیکھ بھال، اس کے حقوق اور یتیم بچوں کے باپ کی چھوڑی ہوئی جائیداد پر حق کے بارہ میں سوالات۔

۵۔ جو حقوق عورت کو دیئے ہیں وہ ان پر مطمئن ہے یا مزید جدوجہد کرنا چاہے گی؟

۶۔ کیا احمدی عورتیں سیاست میں حصہ لیتی ہیں۔

مجلس سوال و جواب کے بعد محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ نیشنل پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ سویڈن نے مہمان خصوصی کو قرآن پاک سویڈش زبان میں ترجمہ شدہ بطور تحفہ پیش کیا۔

اس تقریب میں احمدی بہنوں کے علاوہ ۲۰۰ سویڈش ۲ یوگوسلاوین اور ایک ہندوستان کی رہنے والی مہمان خواتین تشریف لائیں۔ اس تقریب کے اختتام پر خاکسارہ سیکرٹری صد سالہ جشنِ تشکر — نے تشریف لانے والی مہمان خواتین کا شکریہ ادا کیا۔ مہمان خواتین کی چائے و کافی و دیگر لوازمات سے خدمت کی گئی۔ پروگرام کے اختتام پر مہمانوں نے لائبریری میں کتابوں و تصاویر کی نمائش دیکھی اور اسے بہت سراہا۔

۱۴ مئی ۱۹۸۹ء کے روزنامہ اخبار "ARBETET" میں لجنہ اماء اللہ گوٹن برگ کے تعارفی اجلاس و پریس کانفرنس کی جو خبر شائع ہوئی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"برقع میں مگر برقع کی پابندیوں سے یکسر آزاد"

قرآن پاک ہمیں یکساں اقدار سے نوازتا ہے۔

خوبصورت برقعوں میں لپٹی ہوئیں کوئی تیس کے قریب .. عورتیں ۱۲ مئی کو HOGBOHOJD میں واقع بیت الذکر میں جمع ہوئیں۔ بشریٰ احمد جنہوں نے اس تقریب کا اہتمام کیا تھا، نے کہا کہ:

مقدس قرآنِ پاک ہمیں ہر وہ آزادی مہیا کرتا ہے جس کی ہم ضرورتمند ہیں اور ہم اس بات کے لئے کوشاں ہیں کہ اپنی خواتین کی معلومات قرآنِ پاک میں ان کیلئے موجود حقوق کے بارہ میں بڑھائیں۔"

جماعت احمدیہ میں موجود عورتوں کی اس تنظیم نے یہ تقریب دینِ حق میں عورت کا مقام واضح کرنے کی غرض سے منعقد کی تھی۔ عورتوں کی اس تنظیم کا بنیادی کام عورتوں کو تعلیم سے آراستہ کرنا ہے۔ یہ صرف نوکری حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ یہ بہترین تعلیم انہیں اپنے بچوں کی تربیت

باقی صفحہ ۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ نور احمد منیر

شہرۂ آفاق عرب سیاح

ابنِ بطوطہ

اس کائناتِ عالم میں جن عظیم شخصیتوں کا ذکر عوام و خواص کی زبان پر ہے۔ اور ان کے انمٹ نقوش قائم و دائم ہیں اور جن کے سوانح محیّر العقول ہیں۔ ان میں سے ایک ابنِ بطوطہ ہیں اگر سیاحوں کے حالات اور کوائف کا مطالعہ کیا جائے تو قرونِ وسطیٰ کے اور کسی سیاح نے اتنی طویل مسافت میں وسیع سیاحت نہیں کی جتنی شیخ ابو عبد اللہ ابن بطوطہ نے کی ہے۔ مراکش کے مشہور شہر طنجہ سے ۱۴ر جون ۱۳۲۵ء کو جب کہ ابن بطوطہ کی عمر صرف بائیس ۲۲ سال کی تھی۔ وہ فریضۂ حج اور زیارتِ روضۂ رسول اکرم صلعم کی نیک نیت سے روانہ ہوا۔ اس کے والدین اس وقت بقید حیات تھے، اس سفر میں کوئی اس کا ساتھی نہ تھا۔ اس وقت مراکش کا بادشاہ ابو یوسف بن عبد الحق تھا۔ ابن بطوطہ کے قول کے مطابق وہ عہد باسعادت تھا اور اہلِ مراکش اس سے خوش تھے کیونکہ ان کے زمانہ میں عدل و انصاف تھا اور عوام امن و عافیت کی زندگی گذارتے تھے۔

ابن بطوطہ نے اپنے سفر اور سیاحت کا آغاز مکہ معظمہ پہنچنے کے لئے شمالی افریقہ کے ممالک الجزائر، تیونس، طرابلس الغرب اور مصر میں اسکندریہ، قاہرہ سے گذرتا ہوا شام کی حدود میں داخل ہوتا ہے، فلسطین، لبنان کے مختلف شہروں اور مقامات میں سے گذرتا ہوا موجودہ شام کے شہروں لاذقیہ اور دمشق میں قیام کرتا ہوا اردن کے تاریخی شہر "کرک" سے ہوتا ہوا تبوک اور عطاس کے راستہ سے مدینہ منورہ میں داخل ہوتا اور مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ میں بخیر و عافیت پہنچ جاتا ہے اور اس کے اہم سفر کا مقصد پورا ہوا اور پہلی منزل کو حاصل کر لیا۔ اس کے بعد عراق، ایران اور ایشیائے کوچک کی سیاحت کی وہاں سے ترکی کے وسیع و عریض علاقہ کے مختلف شہروں سے گذرتا ہوا روس بخارا ایران میں داخل ہوا۔ افغانستان کے مختلف شہروں اور قصبات سے ہوتا ہوا وہ ہندوستان کے وسیع ملک میں پہنچتا ہے۔ یہاں کے پہاڑوں، دریاؤں اور شہروں کے حالات کو رقم کرتا ہے۔

ابنِ بطوطہ ایک عالم اور فاضل شخصیت تھی علوم متداولہ سے واقف اور فقہ مالکی کا مقلد تھا اور وہ جن جن ممالک میں جاتا وہاں کے علماء فضلاء فقہاء اور قضاۃ سے ملتا ان سے تعلقات قائم کرتا اس وجہ سے اس کو غیر معمولی عزت اور وقار و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا وہ اپنے ملک کے مخصوص لباس کی وجہ سے بھی جاذب انظار تھا۔ ہر شہر کے اکابر سے ملتا علاقہ سندھ میں وہ آتا ہے اور سندھ کے شہروں سے ہوتا ہوا وہ سکھر، بہاولپور کے علاقہ کو طے کرتا ہوا ملتان شہر میں پہنچتا ہے، وہاں قیام کر کے اس کی منزل اب دہلی ہے۔ مالستہ میں پاک پٹن جس کا نام ابنِ بطوطہ کے زمانہ میں "اجودھن" تھا وہاں کے ریگستانوں اور صحراؤں میں شب باشی کرتے ہوئے دہلی میں قدم رکھتا ہے۔ اس شہر کی وسعت اور وسیع عمارات کی خوبصورتی کا ذکر کرتا ہوا وہ اس شہر کے عجائبات کو بیان کرتا ہے۔ یہاں کے اکابرین کے اسماء تحریر کرتا ہے۔

اس کے تعلقات بادشاہ محمد شاہ تغلق سے ہو جاتے ہیں۔ دہلی کے مضافات کا ذکر قدرے تفصیل سے کرتا ہے۔ ابن بطوطہ کو ہر جگہ ترجمان کی مدد حاصل تھی، اور اس نے اپنی شخصیت کا سکہ بٹھایا۔ دہلی کے مزارات اور مقابر کی تفصیلات کو بیان کرتا ہے، ابن بطوطہ کو اس شہر میں اس لئے بھی غیر معمولی دلچسپی اور جاذبیت ہو گئی کہ یہاں اس کو اندازہ سے زیادہ احترام سے دیکھا گیا۔ وہ دہلی کے علماء عظام اور صلحاء ارباب فضل و کمال سے ملاقاتیں کرتا روزانہ اس کی پُر تکلف دعوتیں کی جاتیں وہ دہلی کے کھانوں اور پھلوں کا جس انداز سے ذکر کرتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے نفس نے ان کو قبول کیا، اور مرعوب نگاہوں سے دیکھا وہ دعوتوں کے آداب اور شاہی پروٹوکول کا بار بار ذکر کرتا ہے۔ وہ آٹھ سال لگاتار دہلی کے شاہی دربار میں رہا۔ وہ بڑی تفصیل سے دلّی کے شاہی خاندانوں کا ذکر کرتا ہے سلطان محمد شاہ تغلق کے عادات و خصائل کا اظہار کرتے ہوئے۔ حضور سلطانی دربار عالیہ میں باریاب ہونے کے آداب کو تحریر کرتا ہے۔ جس کے پڑھنے سے ابنِ بطوطہ کی ذہانت اور فراست ظاہر ہوتی ہے، بادشاہ کی سخاوت اور شاہی دسترخوانوں کی تفصیلات بیان کرتا ہے اس کی دین سے وابستگی کی مثالیں دیتا ہوا رقم طراز ہے کہ بادشاہ باجماعت نماز نہ پڑھنے والوں پر عتاب کیا کرتا اور ان کو سزا دی جاتی جب ہندوستان اور علاقہ سندھ میں قحط پڑا تو ہر شخص کو چھ ماہ کا راشن دیا گیا۔ اور وہ بادشاہ کسی کو بھوکا نہ دیکھتا تھا۔ چاپلوسی کو سخت ناپسند کرتا اس کی نگاہ اپنے خاندان کے افراد پر بہت زیادہ تھی تاکہ وہ موروثی وجاہت سے ناجائز فوائد حاصل نہ کریں۔ محمد تغلق بادشاہ نے ابن بطوطہ کی لیاقت اور قابلیت کی وجہ سے اس کو چین کا سفیر بنا کر بھیجا۔ چونکہ ابن بطوطہ کا قیام دہلی میں آٹھ سال تک رہا اس لئے وہ سیاہ اور سفید کو پہچانتا تھا۔ اور اسے دربار میں امتیازی درجہ حاصل تھا۔

ابن بطوطہ کے سفرنامہ میں بعض سیاسی کوائف بھی درج ہیں چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ محمد تغلق بادشاہ کو اپنی بادشاہت کو وسیع و عریض کرنے کی اتنی ہوس تھی کہ وہ چین کو بھی فتح کرنے کا عزم رکھتا تھا۔ مگر وہ اسے پورا نہ کر سکا۔ ابن بطوطہ جزائر مالدیپ، ساحل، مالابار، لنکا، انڈونیشیا کے جزائر جاوا اور سماٹرا بھی گیا۔ وہاں کے باشندوں کے حالات، عادات اور رسوم کا ذکر کرتا ہے۔ ابن بطوطہ نے اس سفر میں کئی شادیاں رچائیں۔ عشقیہ مزاج

بقیہ: جشنِ تشکر

کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ پاکستان جو کہ اس تنظیم کا مرکز ہے۔ وہاں عورتوں کے لئے بہت سے سکول، کالجز اور ایک سائنس بلاک تعمیر کیا گیا ہے۔

یہ عورتیں اپنے اندر بہت ساری تبدیلیاں نہیں لانا چاہتیں۔ ان کے بیان کے مطابق دین جائز آزادی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتا بلکہ یہ معاشرے کے خود ساختہ اصول ہیں۔ مزید یہ کہ یہ عورتیں سیاست میں حصہ نہیں لیتیں۔

ہم مغربی عورتیں جن باتوں کو غلامی کی علامت خیال کرتی ہیں جیسے برقع پہننا اور تقاریب میں مردوں سے الگ کمروں میں جمع ہونا وغیرہ یہی چیزیں خود ان عورتوں کے لئے نہایت مثبت پہلو رکھتی ہیں جیسا کہ ان عورتوں کا کہنا ہے کہ:۔

"حرم کا مطلب ہے ایک علیحدہ کمرہ جہاں مردوں کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوتی۔ بالکل ایسے ہی جیسے یورپین عورتیں مردوں سے الگ تنظیمیں یا کلب بناتی ہیں۔ کیونکہ عورتوں کے مسائل اور دلچسپیاں یکساں ہوتی ہیں۔ یہی بات ان میں یکسانیت اور اپنائیت پیدا کرتی ہے اور مل بیٹھ کر کئی کام کرنے میں جھجک نہیں ہوتی۔ جیسے بچے کو دودھ پلانا وغیرہ..."

سویڈش اور نو احمدی خاتون سعیدہ طارق جو کہ سویڈن میں پروان چڑھنے کے باوجود دینِ حق کی طرف اس وجہ سے راغب ہوئی ہیں کہ ان کے بیان کے مطابق قرآن پاک مرد و زن کو یکساں حقوق و فرائض اور یکساں قدر عطاء کرتا ہے جبکہ بائیبل میں لکھا ہے کہ عورت مرد سے نچلا درجہ رکھتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دنیا میں دینِ حق کے سوا کوئی مذہب ایسا نہیں جو تمام انسانوں کو بغیر کسی تفریق کے یکساں حقوق دیتا ہو۔

جماعت احمدیہ تعداد میں دوسروں کے مقابلہ میں سویڈن میں بہت چھوٹی ہے اور تین سو سے چار سو کے قریب ہے۔ یہ انجمن پورے سو سال پہلے ہندوستان میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعہ قائم ہوئی جو کہ نہ صرف دین کو نئی زندگی دینا چاہتے تھے بلکہ عورت کا کھویا ہوا وہ مقام جو اسے قرآن پاک نے عطا فرمایا تھا دوبارہ اونچا کرنے آئے تھے۔ جب ہندوستان کی تقسیم ہوئی تو جماعت احمدیہ کا مرکز ربوہ بنا جو اب پاکستان میں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر سلام صاحب کا خواب

خبر تو اخبار "ساؤتھ" میں چھپی ہے۔ لیکن لنڈن کے ایک رپورٹر نے لاہور سے چھپنے والے انگریزی روزنامے دی نیشن (THE NATION) کو ارسال کی ہے۔ اور ۱۰ جولائی کے شمارے میں اس رپورٹ کو شائع کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق SUPER CONDUCTIVITY کے متعلق ٹریسٹ میں ایک پندرہ روزہ ورکشاپ منعقد کیا گیا۔

جس میں ساٹھ سائنسدانوں نے شرکت کی۔ ان میں اکثریت تیسری دنیا کے سائنسدانوں کی تھی۔ جو کام اس ورکشاپ میں کیا گیا اسے ایک انٹرنیشنل سنٹر فار سائنس کی ابتدائی منزل کہا جا سکتا ہے۔ اس سنٹر کا قیام پروفیسر عبدالسلام صاحب جو پاکستانی ہیں اور نوبل انعام یافتہ ہیں اور آئی سی ٹی پی کے ڈائریکٹر ہیں، ان کا ایک خواب ہے جو وہ تیسری دنیا کے سائنسدانوں کے افادہ کے لئے بنانا چاہتے ہیں۔ سلام صاحب کا خیال ہے کہ جنوب اور شمال کو ایک دوسرے پر امتیاز دینے والی بات سائنس اور ٹیکنالوجی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کسی قوم کی زندگی کا معیار سائنس اور ٹیکنالوجی پر منحصر ہے۔ معیشت میں جو خلیج بڑھ رہی ہے اور ان دونوں میں سے اثر کے لحاظ سے بھی ایک کو دوسرے پر جو فوقیت ہے اس کی بنیاد سائنس کے سوا اور کچھ نہیں۔ سلام صاحب کو اٹلی کی حکومت سے مدد کا وعدہ مل گیا ہے۔ ان کے ٹریسٹ کے سنٹر میں یہ مدد پانچ شاخوں کے لئے استعمال کی جائے گی۔ یاد رہے کہ ٹریسٹ کا ادارہ اقوام متحدہ کی نگرانی میں کام کر رہا ہے۔ اور اس میں شاخوں کے لحاظ سے دو اس وقت موجود ہیں اور تین کی سکیم تیار کی جا چکی ہے۔ آئی سی ٹی پی جسے آسانی سے سمجھنے کے لئے ٹریسٹ کا ادارہ کہا جا سکتا ہے۔

۱۹۶۴ء سے سلام صاحب کی سرکردگی میں سرگرم عمل ہے۔ اکتوبر کے مہینے میں اس ادارے کا ایک بہت بڑا سمپوزیم منعقد کرنے کا ارادہ ہے۔ یہ سمپوزیم اس ادارے کی ۲۵ ویں سالگرہ کے طور پر منایا جائے گا۔ ٹریسٹ کا ادارہ انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی جو ویانا میں ہے۔ اس کے ساتھ اور پیرس میں یونیسکو کے ساتھ ملحق ہے۔ لیکن اس کے اخراجات کی ذمہ داری زیادہ تر اٹلی کی حکومت پر ہے۔ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اس ادارے نے خاص وسعت اختیار کر لی ہے اور یہ وسعت APPLIED اور THEORATICAL اعلیٰ ٹیکنالوجی کی تحقیق سے تعلق رکھتی ہے۔ آئی سی ٹی پی کا خیال ہے کہ اٹھارہ ہزار فزکس کے ماہرین جو تیار کئے گئے ہیں۔ ان کے لئے اپنے ملک میں کام کرنے کی ترغیب پہلے سے بڑھ گئی ہے اور اب یہ لوگ دوسرے ممالک میں جا کر کام کرنے کا نہیں سوچتے۔ گذشتہ سال اس ادارے کو چار ہزار دو سو سائنس والوں نے وہاں آ کر دیکھا۔

یہ لوگ اوسطاً ۸ ہفتے وہاں قیام کرتے رہے۔ انہوں نے ورکشاپ بھی دیکھے جو تعلیم دی جا رہی تھی اس سے بھی واقفیت حاصل کی۔ اور تحقیق سے بھی فائدہ اٹھایا۔ ۱۹۸۶ء میں انٹرنیشنل سنٹر فار جینیٹک انجینئرنگ اینڈ بائیوٹیکنالوجی (INTERNATIONAL CENTRE FOR GENETIC ENGINEERING AND BIO TECHNOLOGY) نے یونیڈو کی سرپرستی میں نیوکلیر کے لئے کام شروع کیا۔ سلام صاحب کی تجویز یہ ہے کہ اس کو مزید توسیع دیکر بیالوجی کو اس میں شامل کیا جائے۔ اسی طرح سائنس کی مزید شاخوں کے تعلق میں بھی سنٹر کھولے جا رہے ہیں۔

"پیرو ماری نی" PIERO MARINI جن کا تعلق اٹلی کی نیشنل ریسرچ کونسل سے ہے۔ مزید تین ادارے جو ٹریسٹ کی مزید تین شاخیں ہوں گی، کے آپس میں باہمی ربط کے ذمہ دار ہیں اور وہی ان کا آغاز کریں گے۔ مختلف شعبوں میں تحقیق کے لئے ان کی خدمات حاصل رہیں گی۔ اس سکیم کو یونیڈو (UNIDO) بھی مدد دیتی ہے اور تیسری دنیا کی اکیڈمی آف سائنسز بھی جو سلام صاحب نے ہی قائم کی تھی اور جس پر تحقیق کرنے والے ۲۰۰ سائنس دان تیسری دنیا سے تعلق رکھتے ہیں جس میں نو نوبل انعام حاصل کرنے والے بھی ہیں اگرچہ یہ شاخیں آج سے کچھ عرصہ پہلے وجود میں آ جانی چاہیئے تھیں لیکن روپے کی کمی کی وجہ سے ایسا نہ ہو سکا۔ دراصل ایک کروڑ امریکی ڈالر جو اس کے بجٹ کیلئے رکھے گئے ہیں وہ "UNIDO" کے ذریعے اٹلی کی حکومت سے وصول کرنے ہیں۔ جونہی یہ رقم وصول ہو گئی یہ تین نئے سنٹر کام کرنا شروع کر دیں گے۔ اٹلی کی حکومت یہ رقم اس فنڈ سے ادا کرے گی جو اس نے بیرون ملک کے پروگراموں کیلئے رکھی ہوئی ہے۔ سلام صاحب کہتے ہیں کہ اعلیٰ ٹیکنالوجی کا مرکز سب سے زیادہ اخراجات کا تقاضا کرے گا۔ اس کے لئے ڈیڑھ سے دو کروڑ امریکی ڈالر حاصل کرنا پڑیں گے اور یہ رقم ہر سال بجٹ میں شامل کی جائیگی۔ دوسری شاخیں تقریباً پچاس لاکھ سے ایک کروڑ تک میں اپنا کام چلا سکیں گی۔ پروفیسر سلام صاحب دوسری حکومتوں اور فلاحی کام کرنے والوں کی طرف بھی رجوع کر رہے ہیں۔ اٹلی میں جو بیرونی لوگ قیام پذیر ہیں ان میں عبدالسلام صاحب ایک غیر معمولی حیثیت رکھتے ہیں۔ ۱۹۷۹ء میں انہیں نوبل انعام ملا۔ وہ PHYSICIST تو نہیں ہیں جو تحقیق کے لئے یا تجربات کیلئے بڑے بڑے آلات کے ساتھ اپنے آپ کو مصروف رکھتے ہوں انہیں تو ایک بلیک بورڈ اور چاک کی ضرورت پڑتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تجربات کرنے کے لئے جن خصوصیات کی ضرورت ہے میں ان سے قطعی طور پر محروم ہوں۔ اس میں صبر کی ضرورت ہے اور اس میں چیزوں سے کام لینے کی اہلیت کی ضرورت ہے۔ میں اس قسم کے صبر سے ہمیشہ محروم رہا ہوں۔

سلام صاحب جھنگ میں ۱۹۲۶ء میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے ریاضی میں ڈبل فرسٹ لیا اور کیمرج یونیورسٹی سے فزکس پڑھی۔ تین سال پنجاب یونیورسٹی لاہور میں رہنے کے بعد سلام صاحب نے ایک تھیوریٹیکل فزکس ڈیپارٹمنٹ کا اجراء کیا۔ یہ ۱۹۵۷ء کی بات ہے اور یہ اجراء امپیریل کالج لندن میں کیا گیا۔ وہ تیسری دنیا کی اکیڈمی آف سائنس کے بانی صدر ہیں۔

بقیہ ابن بطوطہ

کا شخص تھا۔

ملک چین کی زراعت مصنوعات اور حکومت کی طرف سے مسافروں کی بہبود کو بیان کرتا ہے، چین سے دوبارہ جاوہ اور وہاں سے کالی کٹ واپس آتا ہے۔ کالی کٹ سے وہ سمندر کے راستہ بنگال میں قیام کرتا ہے۔ بنگال میں ضروریات زندگی کی فراوانی کا وہ خاص طور پر ذکر کرتا ہے پان کے خوبصورت کھیتوں اور اس کی بیلوں کا ذکر کرتا ہے۔ پان کے کیا فوائد ہیں۔ طبی اور سماجی لحاظ سے اس کی کیا اہمیت ہے اور افادیت ہے اس کو تفصیل سے بیان کرتا ہے۔ بانس کی حیرت انگیز مصنوعات اور حیرت انگیز مشاہدات کو اور رونما ہونے والے واقعات کو احاطۂ تحریر میں لاتا ہے۔ کئی اہم خاندانوں کے کوائف کا ذکر کرتا ہے وطن کی کشش نے اس کو عرب، ایران اور شام پہنچا دیا دوبارہ دمشق میں آتا ہے وہاں قیام کرتا ہے شمالی افریقہ کے ممالک سے ہوتا ہوا تیونس میں داخل ہوتا ہے مراکش پہنچتا ہے اس کے سفرنامے کا آخری عنوان ہے۔

" وطن کی کشش مسافر
اپنے وطن پھر واپس آتا ہے "۔

آج سے چھ سو پینسٹھ ۶۶۵ سال پہلے ابن بطوطہ نے اس وقت رخت سفر باندھا جبکہ بحری۔ بری اور فضائی وسائل سفر معدوم تھے اور پچیس سال تک وہ ریگستانوں صحراؤں اور سمندروں کی لہروں سے گزرتا ہوا اپنے ذوق اور شوق کو پورا کر کے اپنے وطن واپس آتا ہے۔

ابن بطوطہ کا یہ سفر جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ تقریباً ایک لاکھ میل کا ہے نہ صرف تفریحی، بلکہ علمی، تاریخی معلومات سے بھرپور ہے۔ یہ ایک ایسا تاریخی سفرنامہ ہے جس کی افادیت اور اہمیت کو تسلیم کیا گیا۔ ابن بطوطہ کی یہ سیاحت عالمی پوزیشن کی حامل ہے۔ اور اس سفرنامہ کو کئی عالمی اداروں اور ثقافتی مراکز نے شائع کیا۔ اور دنیا کی کئی زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسا علمی اور تاریخی ورثہ ہے جو آنے والی نسلوں کے لئے کئی فوائد کا حامل اور یہ سفرنامہ اتنا دلچسپ ہے کہ بار بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔ سیاست تاریخ جغرافیہ ثقافت اور عمرانیات اقتصادیات و معاشیات کے طلباء کے لئے یہ ایک قندیل ہے۔ تحریر پرکشش ہے آپ گھر میں بیٹھ کر ابن بطوطہ کے سفرنامے سے محظوظ ہوتے ہیں۔ اس سفرنامے میں سربراہان مملکت ارباب حل و عقد و حکام اعلیٰ، علماء و فقہاء کے لئے درس مواعظت اور عبرت ہے۔ قندیل ہے اقوام و ملل کے ارتقاء اور انحطاط کی داستان ہے۔ اور اس کو جس انداز سے احاطۂ تحریر میں لایا گیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس نے اپنے تاثرات و تبصرے، مشاہدات بڑی جرأت اور صداقت سے بیان کئے ہیں۔ یہ تاریخ کی ایک معتبر جاذب انظار و افکار دستاویز ہے۔

ابن بطوطہ کے اس سفرنامے کا نام عربی زبان میں

مرحلة ابن بطوطه
تحفة النظار في
غرائب الامصار
و عجائب الاسفار ہے۔

بلاشبہ یہ داستان عزم اور ہمت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصر احمد صاحب ملہی

یاد رفتگان

چوہدری غلام حیدر ملہی صاحب

خاکسار کے والد چوہدری غلام حیدر ملہی کی جب وفات ہوئی تو اس وقت میری ڈیوٹی غانا مغربی افریقہ میں بطور مربی خدمت دین کا فریضہ بجالانے کیلئے لگی ہوئی تھی۔ لیکن آپ کی یادیں اور احسانات مجھے مجبور کر رہے تھے کہ میں آپ کے بارہ میں کچھ لکھوں اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست کروں۔ خاکسار کے والد نومبر ١٩٦٥ء میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے اور ساتھ ہی تمام خاندان مع اہل و عیال احمدی ہو گئے۔ آپ اپنے گاؤں چک نمبر ٥٦-ہم۔آر ضلع بہاول نگر میں ایک معروف زمیندار تھے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد مخالفت شروع ہوگئی۔ لیکن آپ نے اس کی بالکل پرواہ نہ کی خاکسار کے بڑے بھائی پر جھوٹا قتل کا مقدمہ بنا دیا گیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے تمام خاندان کو ثباتِ قدم بخشا دعاؤں کے لئے حضور انور کی خدمت میں لکھا خود دعائیں کیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے باعزت طور پر بری کر دیا۔

آپ نے یہ دستور بنالیا تھا کہ صبح نماز فجر کے بعد جب بھی کام کاج کے لئے گھر سے نکلتے تو پہلے اجتماعی دعا کرتے۔ پھر جاتے یا دوسروں کو بھجواتے۔ آپ کے احمدیت قبول کرنے کے تقریباً ایک سال بعد ہمارے گاؤں میں جماعتِ احمدیہ قائم ہوئی۔ اور والد صاحب پہلے صدر بنے۔ اور وفات تک جماعت کے صدر رہے۔ چندوں میں خدا کے فضل سے باقاعدہ تھے باشرح چندہ ادا کرتے۔ اور چندے ادا کرنے کے بعد بہت خوش ہوتے۔ بلکہ اپنی اولاد کو بھی چندے ادا کرنے کی اہمیت اور برکات بتاتے رہتے۔ فرمایا کرتے تھے کہ چندوں میں سستی نہیں کرنی چاہیئے۔ فصلوں پر کوئی بیماری حملہ کرتی یا خشک سالی وغیرہ ہو جاتی تو خدا کے حضور رو رو کر دعائیں کرتے اور گھر والوں کو بھی دعاؤں کی تحریک کرتے کہ دعائیں کرو اس میں خدا تعالیٰ کا بھی حصہ ہے کہیں خدا تعالیٰ کے حصہ میں کمی نہ آجائے۔ فصل جب تیار ہو جاتی تو حساب کر کے پہلے چندہ ادا کرتے تھے آپ چونکہ موصی تھے ۱/۸ کے حساب سے ادائیگی کرتے۔ نمازوں کی بھی پابندی کرتے اور تمام اہل خانہ سے بھی پابندی کرواتے تمام نمازیں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرتے۔ اگر کام کاج میں ہی نماز کا وقت ہو جاتا تو وہیں باجماعت نماز ادا کرتے۔ اسی طرح بعض دفعہ جمعہ کی نماز بھی کھیتوں میں ادا کرتے۔ احمدیت قبول کرنے کے معاً بعد ہی "الفضل" کا روزانہ پرچہ لگوالیا تھا۔ خود تو پڑھ نہیں سکتے تھے ہم میں سے کسی کو کہہ دیتے کہ الفضل پڑھ کر سناؤ۔ اسی طرح دیگر رسالہ جات انصاراللہ، خالد، تشحیذ، اور مصباح بھی جاری کروائے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنی اولاد کی تربیت اس طرح کی کہ جلسہ سالانہ پر تمام چھوٹے بڑوں کو لے کر جانا سپیشل بس کروا کر آنا صرف ایک آدمی کو گھر چھوڑنا وہ بھی ہر ایک کو باری باری جلسہ کی تمام تقاریر سننا سوائے اشد مجبوری کے جلسہ گاہ سے باہر نہ جاتے تھے۔ اور نہ کسی کو جانے دیتے۔ اسی طرح حضور انور سے ملاقات کے وقت تمام لڑکوں اور پوتوں کو بھی نذرانہ دینے کیلئے روپے دے دینا۔ بتانا کہ اس طرح ہاتھ ملانا ہے بوسہ دینا ہے۔ اور نذرانے کی رقم وہاں رکھ دینی ہے۔ اور اپنے لئے دعا کی درخواست کرنا ہے اور حضور انور سے عرض کرنا ہے کہ حضور ہم اتنے افراد آئے ہیں اور حضور انور کی ڈھیروں دعائیں لینا۔

آپ کی زندگی میں مالی قربانی کی جو بھی تحریک ہوئی اس پر والہانہ لبیک کہا۔ فضل عمر فاؤنڈیشن، نصرت جہاں سکیم، صد سالہ جوبلی، دیگوں کی تحریک، خدام الاحمدیہ کے ہال کے لئے ۳۱۳/- کا وعدہ، بیوت الحمد، تمام تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور بروقت سو فیصدی ادائیگی کی تحریک جدید اور وقف جدید کے معاون خصوصی ہوتے تھے۔ آپ چونکہ موصی تھے اس لئے اپنی زندگی ہی میں اپنی جائیداد کا حصہ ادا کر دیا تھا۔ بلکہ ہماری والدہ محترمہ کا حصہ بھی ادا کر دیا تھا۔ اور حصے بڑھ کر ادا کیا ہوا تھا۔

مجلس مشاورت کے لئے باقاعدگی سے آتے تھے۔ اکثر تو نمائندہ بن کر آتے بعض دفعہ نمائندگی نہ ملنے کی صورت میں بطور زائر شامل ہوتے۔ ربوہ حاضر ہونے اور حضور کی زیارت کرنے کا تو آپ پر جنون طاری رہتا تھا۔ خدمت خلق کے کاموں میں بھی نمایاں حصہ لیتے رہے۔ اور میرے بھائیوں کو بھی اس میں شامل کرتے تھے۔ غرباء کی مدد کرنا مسکینوں کو کھانا کھلانا یہ بھی آپ کا شیوہ تھا۔ احمدی ہوتے ہی آپ نے ذات پات کو چھوڑ دیا۔ اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کے رشتے صرف اور صرف احمدی مخلص گھرانوں میں کئے۔

١٩٧٤ء کے واقعات بہت ہی دردناک تھے۔ خاکسار اس وقت جامعہ احمدیہ میں پڑھتا تھا۔ جب سوشل اور سماجی بائیکاٹ شروع ہوا تو میں چھٹی لے کر گھر گیا۔ ابھی تک گندم نکالنے والی کھیتوں میں پڑی ہوئی تھی۔ مزدور بائیکاٹ کی وجہ سے مل نہیں رہے تھے۔ تقریباً ۳۰ ایکڑ گندم تھی۔ اس کے علاوہ بیس پچیس ایکڑ کی گندم کے دانے گورنمنٹ خریدتی نہیں تھی۔ بوجہ بائیکاٹ میرے گھر جانے سے قبل فصل کو نقصان پہنچانے کیلئے جلوس آتے رہے۔ لیکن خدا تعالیٰ حفاظت فرماتا رہا۔ والد صاحب تو ہر وقت دعاؤں میں لگے رہتے۔ آخر خدا نے فضل کیا ہمیں کرایہ کی تھریشر مل گئی ہم نے رات دن لگا کر گندم نکال لی۔ جب گندم تیار ہو گئی تو دو تین ہمارے پڑوسی ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے جو ہوا سو ہوا ہم آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتے ہیں وہ یہ کہ ہم اور شہر والوں نے بہت کوشش کی گندم کو اٹھا کر لے جائیں اور باقی کو آگ لگا دیں۔ لیکن جب ہم آپ کے رقبہ میں پہنچتے تھے تو ہمیں فوج کے جوان اسلحہ سے لیس آپ کی گندم کی حفاظت کرتے ہوئے نظر آتے تھے۔ اس وجہ سے ہم چھوڑ کر چلے جاتے تھے۔ کہ وہ ہمیں کہیں مار نہ دیں اور ہر بار ہم نے انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا بتاؤ وہ فوجی تم کہاں سے لیکر آتے تھے۔ والد صاحب نے جواب دیا وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوئے تھے۔ کیونکہ ہم رات دن خدا تعالیٰ سے کہہ رہے تھے کہ ہماری فصل کی حفاظت کرنا۔ جس پر وہ غیر از جماعت بہت شرمندہ ہوئے اور حیران بھی۔

والد صاحب کو یہ بھی سعادت نصیب ہوئی کہ آپ نے ہم دو بھائیوں کی زندگی وقف کی آپ کی زندگی ہی میں ہم مربی بن گئے۔ آپ بہت خوش تھے کہ میں نے اپنے بچوں کو وقف کیا ہے۔ غالباً ١٩٨٣ء میں حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ کے ساتھ ہماری معیت میں ملاقات کی از راہ شفقت حضور انور نے معانقہ کا شرف بخشا۔ اور حضور فرمانے لگے آپ نے دو لڑکوں کو وقف کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور آپ کو اجر عظیم سے نوازے۔ خاکسار کو خدمت دین کے لئے ١٩٨٤ء میں غانا مغربی افریقہ بھجوایا جا رہا تھا تو مجھ سے فرمانے لگے "بیٹا میں نے آپ کو وقف کر دیا ہے۔ آپ کو پڑھایا اب آپ کی ذمہ داری ہے کہ اپنے وقف کو سنبھالیں۔ قدرت ثانیہ سے ہمیشہ وابستہ رہنا۔ اسی میں تمام برکات ہیں۔ میں آپ کے لئے بہت دعائیں کرتا ہوں"۔ خاکسار کو ایک بات کا افسوس ضرور ہے کہ والد صاحب کے جنازہ کو کندھا نہ دے سکا اور آپ کے چہرہ کی زیارت آخری بار نہ کر سکا آپ کی قبر پر مٹی نہ ڈال سکا۔ لیکن دوسری طرف کہتا ہوں اے والد آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کا بیٹا دیار غیر میں خدمتِ دین کا فریضہ انجام دے رہا تھا۔ کہ آپ انتقال کر گئے گویا آپ مجاہد کی خدمت کرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا ضرور اجر دے گا۔

قارئین کرام سے درخواست کرتا ہوں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کو جنت میں جگہ دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔ گو آج میں بظاہر آپ کی دعاؤں سے محروم ہو گیا ہوں لیکن آپ نے جو میرے لئے عرش پر جو دعاؤں کا خزانہ چھوڑا ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ میرے حق میں قبول ہوتی رہیں گی۔

اے خدا تو ساری دعائیں والد صاحب کے حق میں قبول فرمالے اور ان کی میرے حق میں۔

بچوں کی تربیت کا صحیح طریق

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) اپنے ایک مکتوب میں کسی سائل کو اس بات کا جواب دیتے ہوئے کہ بچے اپنے ماں باپ کے کہنے پر نہیں چلتے اور انہیں اپنا دشمن سمجھتے ہیں ارشاد فرماتے ہیں:

"یہ شروع سے آپ کی غلطی ہے یہ کبھی ممکن نہیں کہ بچے اپنے ماں باپ کی مرضی کیخلاف چلیں اور ضد کریں۔ جب شروع سے تربیت کی جائے تو کس طرح ایسا ہو سکتا ہے۔ یہ بات دو طرح سے پیدا ہوا کرتی ہے۔ یا حد سے زیادہ سختی یا حد سے زیادہ نرمی سے۔ جو لوگ بلاوجہ بچوں کو ڈراتے ہیں۔ ذرا بچہ بڑا ہو جائے تو وہ ان کا مقابلہ کرنے لگتا ہے۔ بعض لوگ اپنے بچوں کو خود گستاخی سکھاتے ہیں۔ جب بچہ کچھ بولنے لگتا ہے۔ تو ماں باپ کے خلاف اور باپ ماں کے خلاف گستاخی سکھاتے ہیں اور اس پر خوش ہوتے ہیں، مثلاً اس طرح وہ بچے کو سکھاتے ہیں کہ کہو "میں تجھے ماروں گا"۔ اس کا آہستہ آہستہ قلب پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ دین حق نے یہی علاج بتایا ہے کہ وسطی طریق کو اختیار کیا جائے اس طرح کبھی کوئی دکھ نہیں پاتا۔"

(الفضل ١٠ر اگست ١٩٢٢ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز، ربوہ

مسل نمبر ۲۷۰۵۱ :- میں میاں محمد افضل ولد ڈاکٹر میاں محمد اشرف صاحب قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن C-281 فیروزپور روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11/1/89 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ۷ مرلہ کا دو منزلہ مکان A-121 علامہ اقبال روڈ لاہور مالیتی چار لاکھ روپے (۲) کار مزدا 808 ماڈل ۱۹۷۸ مالیتی -/۲۰،۰۰۰ روپے (۳) کیش بصورت سیونگ سرٹیفکیٹ -/۸۰،۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۲۱۳۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں اور مبلغ -/۲۷۰۰ روپے ماہوار آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد میاں محمد افضل مکان C-281 فیروزپور روڈ لاہور گواہ شد نمبر۱ میاں نذیر احمد 12/A علامہ اقبال روڈ لاہور۔ گواہ شد نمبر۲- میجر عبداللطیف 65 آفیسر کالونی غازی روڈ لاہور چھاونی۔

مسل نمبر ۲۷۰۳۱ :- میں طاہر محمود احمد بٹ ولد بشارت احمد صاحب بٹ قوم کشمیری بٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/1/88 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/25 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ طاہر محمود احمد بٹ۔ ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر۱- مبشر احمد کاہلوں وصیت نمبر ۲۰۳۸۲- گواہ شد نمبر۲- پروفیسر بشارت الرحمٰن وصیت نمبر ۶۰۵۹-

مسل نمبر ۲۷۰۳۲ :- میں راجہ مبارک احمد ولد راجہ محمد افضل صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فتح پور ضلع گجرات حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6/12/88 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ راجہ مبارک احمد ابن راجہ محمد افضل ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ بشارت احمد ناصر وصیت نمبر ۲۴۲۲۷ گواہ شد نمبر۲- مبشر احمد ایاز وصیت نمبر ۲۳۱۳۳-

مسل نمبر ۲۷۰۳۳ :- میں قمر احمد ولد عبدالحمید صاحب قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/12/88 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/35 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد قمر احمد ابن عبدالحمید ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ حبیب اللہ احمدی وصیت نمبر ۱۸۹۳۶ گواہ شد نمبر۲- بشارت احمد ناصر وصیت نمبر ۲۴۲۲۷-

مسل نمبر ۲۷۰۳۴ :- میں ظفر وقار کاہلوں ولد غلام محمد کاہلوں قوم جٹ کاہلوں پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خانا نوالی میانوالی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/8/88 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/9 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/9 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ظفر وقار کاہلوں ولد غلام محمد کاہلوں خانا نوالی میانوالی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر۱ غلام محمد کاہلوں والد موصی۔ گواہ شد نمبر۲- ماسٹر محمد شریف وصیت نمبر ۴۵۲۷-

اعلانات کے بارہ میں گزارش

روزنامہ الفضل میں باقاعدگی کے ساتھ ان احباب کے اعلانات شائع ہوتے ہیں جو اپنے عزیزوں کی بیماری سے شفایابی یا دیگر مشکلات سے رہائی کے لئے درخواست دعا کے طور پر ہمیں بھجواتے ہیں۔ ہم تمام قارئین سے گزارش کرتے ہیں کہ :-

۱- آپ بھی اپنے لئے دعا کا اعلان ضرور شائع کروائیں۔ اس سے جماعت میں ہم آہنگی اور بھائی چارہ میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احباب کو ایک دوسرے کے حالات کا علم ہوتا رہتا ہے۔

۲- دعا کا اعلان مختصر ہو۔ اور حاشیہ چھوڑ کر خوشخط لکھ کر بھجوائیں

۳- ایک ہی اعلان کو بار بار شائع کرنے پر اصرار نہ کریں۔ ایسا کرنے سے دوسرے بھائیوں کی حق تلفی ہونے کا احتمال ہے!

حبوب مقیداطہرا
چھوٹی شیشی ۲۰ گرام پندرہ روپے ۱۵
بڑی شیشی ۶۰ گرام پینتالیس روپے ۴۵
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر ۶۳۴

دمہ کورس ASTHMA COURSE ۴۰ روزہ کورس قیمت -/۶۰
پرانا نزلہ کورس CATARRH COURSE مختصر کورس قیمت -/۱۶
زکام کورس COLD COURSE مختصر کورس قیمت -/۱۶
بندش ناک کورس NASAL COURSE مختصر کورس قیمت -/۱۶
ٹی۔ بی کورس T.B COURSE ۳۰ روزہ کورس قیمت -/۵۰
تفصیلی لٹریچر -/۳ کے ٹکٹ بھیج کر منگوائیں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ
فون: سیلز ۷۷۱ کلینک ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نَو

۔ زبیر احمد ابن نذیر احمد
دارالشکر ربوہ

۔ حامدہ بنت چوہدری طاہر احمد
غوث نگر اقبال روڈ۔ بلدیہ ٹاؤن کراچی نمبر ۵

۔ سفیر طاہر ابن ڈاکٹر منور احمد
عمرکوٹ ضلع تھرپارکر

۳۶۔ جمیلہ ارشد بنت محمد ارشد
دارالشکر ربوہ

ضرورت چوکیدار

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک چوکیدار کی آسامی خالی ہے۔ خواہش مند نوجوان اپنے صدر محلہ/امیر صاحب/صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ فوری درخواستیں بھجوائیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

> دین حق کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی کی راہ میں مرنا۔ (حضرت اقدس)

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری کیلئے ایک سپروائزر اور ایک عدد الیکٹریشن کی ضرورت ہے۔ جس کی عمر ۳۰ سال کے لگ بھگ ہو۔ تعلیم کم از کم میٹرک ہونی چاہیئے۔ امیر یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ملیں۔

میاں بھائی
۱۰، منٹگمری روڈ
لاہور
فون نمبر: ۲۲۳۳۷۳ ـ ۲۲۳۳۷۲

خصوصی کلاس کا اجراء

پروگریسو کوچنگ سنٹر میں نہم کے طلباء کے لئے خصوصی کلاس کا اجراء کیا گیا ہے۔ یہ کلاس صبح ۸ تا ½۱۱ بجے تک ہوگی۔ تمام ایسے طلباء جو شرکت کے خواہشمند ہوں فوری طور پر رابطہ قائم کریں۔ نیز دہم کی کلاس شام ½۵ تا ۷ بجے تک ہوتی ہے۔

منتظم اعلیٰ
پروگریسو کوچنگ سنٹر
نزد سوئمنگ پول۔ ربوہ   فون نمبر ۹۲۲

خبریں

• وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے صدر مملکت سے درخواست کی ہے کہ وہ ریاست کے سربراہ کی حیثیت سے سارک ممالک کا دورہ کریں۔ یہ بات سینئر وفاقی وزیر بیگم نصرت بھٹو نے اخبار نویسوں سے بات کرتے ہوئے بتائی انہوں نے کہا کہ بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر وزیر اعظم ان ممالک کا دورہ نہیں کر سکتیں۔

• وزیر داخلہ اعتزاز احسن نے کہا ہے کہ پولیس کے مظالم کے بارے میں سیل قائم کیا جائے۔ یہ سیل وزارت داخلہ کو ملک کے تمام حصوں سے پولیس کے ظلم کے خلاف روزانہ ملنے والی بہت سی درخواستوں کے پیش نظر قائم کیا جا رہا ہے۔

• وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف الیکٹریکل انجینئرز کے کنونشن میں تقریر کرتے ہوئے الیکٹریکل انجینئرز پر زور دیا کہ وہ کم از کم لاگت سے ملکی بجلی کی ضروریات پورا کرنے کے لئے ذرائع تلاش کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے انجینئروں کو ایٹمی۔ شمسی۔ آبی اور تھرمل ذریعے سے توانائی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں کوئی بھی جدید ٹکنالوجی پلیٹ میں رکھ کر نہیں دے گا۔ اسکے علاوہ جدید اعلیٰ ٹیکنالوجی کی سیاسی قیمت بہت زیادہ ہے جو کوئی بھی باعزت قوم ادا نہیں کر سکتی۔ اس لئے انجنیئروں کو چاہیئے کہ ملک میں ٹیکنالوجی کے حصول کے لئے بنیادی ڈھانچہ کی تقسیم کے لئے تعلیمی اور صنعتی ادارے قائم کئے جائیں۔

• حیدر آباد کے قریب تیل دریافت ہوگیا ہے۔ اور یہاں سے روزانہ پیداوار تقریباً ۲۶۰۰۰ بیرل ہے۔ یہ بات تیل کے وفاقی وزیر جہانگیر بدر نے ایک اخباری کانفرنس میں بیان کی۔ انہوں نے کہا اب تیل کی مجموعی پیداوار بڑھکر تقریباً ۵۸ ہزار بیرل ہو جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ تیل وگیس کی ترقیاتی کارپوریشن اپنی مسلسل کوششوں سے ملک کو خود کفیل بنا دیگی۔

• گذشتہ روز پشاور میں بم کا ایک اور خوفناک دھماکہ ہوا جس کے نتیجہ میں ایک شخص ہلاک اور ایک زخمی ہو گیا تخریب کاروں نے چترال ہوٹل کی پانی کی ٹنکی میں چار سو گرام کا ایک ٹائم بم رکھا جو صبح کے وقت زوردار دھماکہ سے پھٹ گیا۔

• ملک غلام مصطفےٰ کھر سابق گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی میرے قائد کی جماعت ہے اور میں پیپلز پارٹی میں شمولیت اختیار کرنے پر انتہائی سنجیدگی سے غور کر رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں جمہور دشمن قوتوں کا آلہ کار نہیں بننا چاہتا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ جمہوری عمل اپنی مقررہ مدت تک جاری رہنا چاہیئے۔

• حالیہ شدید بارشوں کے باعث دریائے سندھ میں پانی کی سطح مسلسل بلند ہو رہی ہے اور سکھر بیراج کے مقام پر پانی کا بہاؤ آٹھ لاکھ کیوسک تک پہنچ گیا ہے۔ بہر حال حکومت کے ترجمان کے مطابق سندھ میں سیلاب کی صورتحال قابو میں ہے۔

★ بنگلہ دیش میں پھنسے ہوئے ۲ لاکھ ۵۸ ہزار پاکستانیوں کے رہنماؤں نے اعلان کیا ہے کہ ان کی بھوک ہڑتال کا سلسلہ جو ۲۴ جولائی کو شروع ہوا تھا ۱۴ اگست کو یوم پاکستان تک جاری رہے گا۔ ان افراد میں سے اکثریت بیماریوں کی ہے۔

★ ۔ سری لنکا میں تاملوں کے ایک تیسرے گروہ۔ ای۔ ڈی۔ الیف نے الزام لگایا ہے کہ بھارتی فوج ۲ اگست سے تاملوں کے خلاف سرگرم عمل ہے اور قتل عام کر رہی ہے اور جافنا ضلع میں پانچ دنوں کے اندر ۲۰۰ تاملوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اور بھارتی فوج چن چن کر تاملوں کو ہلاک کر رہی ہے۔ ان کی دکانوں اور مکانوں کو آگ لگائی گئی اور مرنے والوں کی نعشوں کو آگ لگا دی گئی۔ اس دوران متعدد خواتین کو زبردستی بے آبرو کرنے کے بعد انہیں ہلاک کیا گیا۔

سرزمینِ قادیان کا اوّلین
مشہور دواخانہ
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی
۷۴۸۴۴، ۹۰۶، ـــ، ۳۱۰۲۶ ـــ